سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: اٹھائیسویں

رسالہ نمبر 5

غایۃ التحقیق ۱۳۳۱ھ
فی امامۃ العلی والصدیق

تحقیق کی انتہاء حضرت علی مرتضٰی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما
کی امامت کے بارے میں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق ۱۳۳۱ھ

(تحقیق کی انتہاء حضرت علی مرتضٰی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی امامت کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلّما

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں:

مسئلہ ۲۲: اول: رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وعترتہ وسلم نے وقتِ رحلت یا کسی اور وقت اپنے بعد اپنا جانشین کس کو مقرر کیا؟

الجواب:

جانشینی ونیابت دو ۲ قسم ہے:

اول ۱: جزئی مقید کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے، جیسے بادشاہ کالڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی کو ضلع کی حکومت دینا یا تحصیل خراج پر مامور کرنا، یا کہیں جاتے ہوئے انتظام شہر سپرد کر جانا، اس قسم کا استخلاف صریح حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وعترتہٖ وازواجہ وصحابتہ اجمعین وبارک

وسلم سے بازرہا واقع ہوا، جیسے بعض غزوات میں امیر المومنین صدیق اکبر بعض میں حضرات اسامہ بن زید۔ غزوہ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ تحصیل زکوٰۃ پر امیر المومنین فاروق اعظم وحضرت خالد بن ولید وغیرہما رضی اللہ تعالٰی عنہم کو مقرر فرمایا۔ یہ بھی یقینا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نیابت تھی کہ اخذ صدقات اصل کام حضور والا صلوات اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ واصحابہ کا ہے۔ قال تعالٰی:

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ "[1]	اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کروجس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردواوران کے حق میں دعائے خیر کروبے شک تمہاری دعاان کے دلوں کا چین ہے۔(ت)

تعلیم قرآن ودین کے لئے قرائے کرام شہدئے عظام کو مقرر فرمایا۔ حضرت عتاب بن اسید کو مکہ معظّمہ، حضرت معاذ بن جبل کو ولایت جَنَد، حضرت ابو موسٰی اشعری کو زبید وعدن، حضرت ابوسفیان والد امیر معاویہ یا حجرت عمرو بن حزم کو شہر نجران، حضرت زیاد بن لبید کو حضر موت، حضرت خالد سعید اموی کو صنعا، حضرت عمرو بن العاص کو عمان کا ناظم صوبہ کیا۔ باذان بن سباسان کیانی مغل کو صوبہ داری یمن پر مقرر رکھا۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو ملک یمن کا عہدۂ قضا بخشا۔ ۸ھ میں حضرت عتّاب، ۹ھ میں حضرت ابو بکر صدیق اکبر کو امیر الحاج بنایا۔ بعض وقائع میں امیر المومنین فاروق اعظم، بعض میں حضرت معقل بن یسار، بعض میں حضرت عقبہ کو حکم قضا دیا۔ غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین علی مرتضٰی کو اہلبیت کرام، اور غزوہ بدر میں حضرت ابولبابہ، اور تیرہ غزوات واسفار کو نہضت فرماتے حضرت عمرو ابن ام مکتوم کو مدینہ طیبہ کا امیر ووالی فرمایا۔ ازانجملہ غزوہ ابواء کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پہلا غزوہ تھا وغزوہ بواط وغزوہ ذی العُبّرہ وغزوہ طلب کرز بن جابر وغزوۂ سویق وغزوۂ غطفان وغزوۂ احد وغزوۂ حمراء الاسد وغزوہ نجران وغزوہ ذات الرقاع وسفر حجۃ الوداع کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پچھلا سفر تھا رضی اللہ تعالٰی علیہم اجمعین۔

لخصنا کل ذٰلك من صحیح البخاری	یہ سب ہم نے تلخیص کی صحیح بخاری اوراس کی

[1] القرآن الکریم ۱۰۳/۹

وشروحہ ولمواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ و شرحھا للزرقانی والاصابۃ فی تمییز الصحابۃ للامام الحافظ العسقلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیھم اجمعین۔	شرحوں، مواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ اور اسکی شرح زرقانی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف الاصابہ فی تمییز الصحابہ سے۔اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔(ت)

دوم کلی مطلق کہ حیات مستخلف سے جمع نہیں ہوسکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کیلئے امامت کبرٰی کی وصیت فرمانا اس کا نص صریح علی الاعلان بتصریح نام حضور اعلٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا، ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم ضرور پیش کرتے اور قریش وانصار میں دربارہ خلافت مباحثے مشاورے نہ ہوتے، امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ قویہ ثابت کہ جب ان سے عرض کی گئی استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کردیجئے۔فرمایا: لاولکن اترککم کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یونہی چھوڑوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے اخرجہ الامام احمد [2] بسند حسن والبزار بسندی قوی والدارقطنی وغیرھم (اس کو امام احمد نے بسند حسن اور بزار نے بسند قوی اور دارقطنی وغیرہم نے روایت کیا۔ت) بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا:

مااستخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاستخلف علیکم [3]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں۔

دارقطنی کی روایت میں ہے، ارشاد فرمایا:

دخلنا علٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقلنا یارسول اللہ	ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ

[2] مسند امام احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب اسلامی بیروت ۱/۱۳۰، الصواعق المحرقۃ الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص۷۰، کشف الاستار عن زوائد البزار باب فی قتلہ حدیث ۲۵۷۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۳/۲۰۳، کنز العمال بحوالہ ك وابن السنی حدیث ۳۶۵۶۲ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۳/ ۱۸۹

[3] الصواعق المحرقۃ بحوالہ البزار الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص۷۰

استخلف علینا قال لا، ان یعلم اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر (رضی اللہ تعالٰی علیہم اجمعین[4])	ہم پر کسی کو خلیفہ فرمادیجئے۔ارشاد ہوا: نہ،اگر اللہ تعالٰی تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرما دے گا۔حضرت مولی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: رب العزۃ جل وعلانے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

امام اسحٰق بن راہویہ ودارقطنی وابن عساکر وغیرہم بطرقِ عدیدہ واسانید کثیرہ راوی،دو شخصوں نے امیر المومنین مولٰی علی کرم للہ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعھد عھدہ الیک النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ام رائ رایتہ۔کیا یہ کوئی عھد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے بلکہ ہماری رائے ہے اما ان یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عھدہ الی فی ذٰلك فلا، واللہ لئن کنت اول من صدق بہ فلا کون اول من کذب علیہ رہا یہ کہ اسباب میں میرے لئے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی عہدہ قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افتراء کرنے والا نہ ہوں گا ولو کان عندی منہ عھد فی ذٰلك ماترکت اخابنی تیم بن مرۃ وعمر بن الخطاب یثوبان علٰی منبرہ ولقاتلتھما بیدی ولولم اجد الابردتی ھذہ اور اگر اسباب میں حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا اور بیشك اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا ولٰکن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لم یقتل قتلا ولم یمت فجأۃ مکث فی مرضہ ایاما ولیالی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس

---

[4] الصواعق المحرقہ بحوالہ الدارقطنی الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰

وھو یری مکانی ثم یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معاذاللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے، مؤذن آتا نماز کی اطلاع دیتا، حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود تھا پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا حضور ابوبکر ہی کو امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا ولقد ارادت امرأۃ من نسائہ ان تصرفہ عن ابی بکر فابی وغضب وقال "انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس اورخدا کی قسم ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف (علیہ السلام) والیاں ہو ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لدیننا فکانت الصلٰوۃ عظیم الاسلام وقوام الدین، فبایعنا ابابکر رضی اللہ تعالٰی عنہ فکان لذٰلك اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان پس جبکہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلمنے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہٰذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں خلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کرکے حضرت مولٰی علی کرم اللہ وجہہ الاسنٰی نے فرمایا: فادیت الٰی ابی بکر حقہ وعرفت لہ طاعتہ وغزوت معہ فی جنودہ وکنت اٰخذ اذا اعطانی واغزو اذا غزانی واضرب بین یدیہ الحدود بسوطی [5]۔ پس میں نے ابوبکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہوکر ان کے لشکروں میں جہاد کیا جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے اپنے تازیانہ سے حد لگاتا ______ پھر بعینہٖ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم وامیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ ہاں البتہ اشارات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً:

[5] تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۵۰۲۹ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۴۵/ ۳۳۷تا۳۳۹، الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی وابن عساکر واسحٰق بن راہویہ الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ ص ۷۰تا۷۲

(۱) ایک بار ارشاد ہوا میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک کنویں پر ہوں اس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابوبکر نے ڈول لیا دو را یک بار کھینچا پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں انکے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ **رواہ الشیخان**[6] **۔عن ابی ھریرۃ وعن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھم** (اس کو شیخین نے ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔ت)

(۲) امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابوبکر و عمر، کیا میں نے اور ابوبکر و عمر نے، چلا میں اور ابوبکر۔ **رواہ الشیخان**[7] **عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما** (اس کو شیخین نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ت)

(۳) ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابوبکر سے اور عثمان عمر سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اٹھے آپ میں تذکرہ کیا کہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وہ اس امر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں، **رواہ عنہ ابوداود والحاکم**[8] (اس کو جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابوداود اور حاکم نے روایت کیا۔ت)

---

[6] صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۵۲۰،۵۱۹،۵۱۷، صحیح البخاری کتاب التعبیر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۰۳۹/۲و۱۰۴۰، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل عمر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۷۵، الصواعق المحرقۃ بحوالہ الشیخین الباب الاول الفصل الثالث دار الکتب العلمیۃ بیروت ص۳۹و۴۰

[7] صحیح البخاری فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیل مناقب عمر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۱۹، مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب مناقب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما قدیمی کتب خانہ کراچی ص۵۵۹

[8] سنن ابی داود کتاب السنۃ باب فی الخلفاء آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۸۱، المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳ / ۷۱، ۷۲و۱۰۲

(۴) انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی المصطلق نے خدمت حضور سید المرسلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بھیجا گیا حضور سے دریافت کروں حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں، فرمایا ابوبکر کے پاس۔ عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آجائے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو۔ عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو۔ فرمایا عثمان کو۔ رواہ عنہ فی المستدرك وقال ھٰذا حدیث صحیح الاسناد[9] (اس کو انس رضی اللہ عنہ سے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور فرمایا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ت)

(۵) ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو۔ انہوں نے عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں۔ فرمایا مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔۔۔۔ رواہ الشیخان[10] عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ (اس کو شیخین نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

(۶) یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمایا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابوبکر کے پاس آنا۔ عرض کی جب انہیں نہ پاؤں۔ فرمایا تو عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں۔ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ اخرجہ ابو نعیم[11] فی الحلیة والطبرانی عن سھل بن ابی حیثمة رضی اللہ تعالٰی عنہ (ابو نعیم نے حلیہ میں اور طبرانی نے سہل بن ابی حیثمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی تخریج کی۔ت)

(۷) ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ ملے حال پوچھا۔ اس نے بیان کیا۔ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کی اگر حضو کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو میری قیمت کون ادا کرے گا۔ فرمایا ابوبکر۔ پھر دریافت کرایا اور جو ابوبکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا۔ فرمایا عمر۔ پھر دریافت کرایا انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو۔ فرمایا ویحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت

---

[9] المستدرك للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳/ ۷۷

[10] صحیح البخاری مناقب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۶، صحیح البخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۷۲، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی بکر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۷۳

[11] ازالۃ الخفاء عن سھل بن ابی حثمۃ فصل پنجم مقصد اول سہیل اکیڈیمی لاہور ۱/ ۱۲۴

ہائے نادان جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مرجانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر[12] عن عصمۃ بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ و حسنہ الامام جلال الدین سیوطی (طبرانی نے کبیر میں اس کو عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اس کو حسن قرار دیا۔ ت)

(۸) انہیں اشارات جلیلہ سے ہے حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا جس سے امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاہ لدنیانا[13]

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں چن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انہیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو۔ ت)

(۹) اور نہایت روشن صریح کے قریب نص و تصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے بافادہ تحسین اور ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے بافادۂ تصحیح اور ابوالمحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اور طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ابن عدی نے کامل میں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا: انی لاادری مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر[14]۔

---

[12] المعجم الکبیر حدیث ۴۷۸ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/۱۸۱

[13] الصواعق المحرقۃ بحوالہ ابن سعد الباب الاول الفصل الرابع دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۳، ۷۱، ۴۳

[14] مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفہ بن الیمان المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۸۵ و۳۹۹ و۴۰۲، جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب ابی بکر وعمار بن یاسر امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۷ و۲۲۱، سنن ابن ماجہ فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰، کنز العمال حدیث ۳۳۱۱۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۴۰، موارد الظمآن حدیث ۲۱۹۳ المطبعۃ السلفیۃ ص ۵۳۹

وفی لفظ اقتداوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر وعمر [15] میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہٰذا تمہیں حکم فرماتاہوں کہ میرے ان دوصحابیوں کی پیروی کروجو میرے بعد ہوں گے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

(۱۰) ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرمادینا چاہاتھا پھر خدااور مسلمانوں پر چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد وامام بخاری وامام مسلم ام المومنین صدیقہ محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں: قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباك واخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قال انا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر [16]۔

حضرت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں کہ مجھے خوف ہے کوئی تمنا کرنیوالا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔ امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب ابی بکر کتابا لا یختلف علیہ احد ثم قال دعیہ معاذ اللہ ان یختلف المومنون فی ابی بکر [17] عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابوبکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ ان پر کوئی اختلاف

---

[15] الکامل لابن عدی ترجمہ حماد بن دلیل دار الفکر بیروت ۲ /۶۶۶، المستدرك للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ دار الفکر بیروت ۳ /۷۵، کنز العمال حدیث ۳۳۶۵۲ ۷و موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱ /۵۶۰و۵۵۷، المعجم الکبیر حدیث ۶۲۴۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۹ /۶۸، مسند احمد بن حنبل عن حذیفہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۳۸۲

[16] صحیح البخاری کتاب المرضٰی ۲/ ۸۴۶ وکتاب الاحکام باب الاستخلاف ۲ /۱۰۷۲ قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، باب من فضائل ابی بکر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۷۳، مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶ / ۱۴۴، الصواعق المحرقۃ الباب الاول الفصل الثالث دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۷

[17] الصواعق المحرقۃ الباب الاول الفصل الثالث دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۷، مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶ /۱۴۴

نہ کرے۔ پھر فرمایا: رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں۔ صلی اللہ تعالٰی علی الحبیب والہ وصحبہ وبارک وسلم۔ واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ احکم۔

مسئلہ دوم: خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالٰی علیھم سے آیا حضرت علی علیہ السلام افضل تھے یا کم؟

الجواب:

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالٰی کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالٰی وتسلیماتہ علیھم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان تعالٰی علیھم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام امم عالم اولین وآخرین کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔

"اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾" [18]	فضل اللہ تعالٰی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ بڑا فضل والا ہے (ت)

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی، پھر مولی علی علیہ سید ہم ومولو ہم وآلہ وعلیھم وبارک وسلم، اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشادات جلیہ واضحہ امیر المؤمنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمۂ اہلبیت طہارت وار تضاواجماع صحابہ کرام وتابعین عظام و تصریحات اولیائے امت وعلمائے امت رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہو سکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی **مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین** ۱۲۹۷ھ سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیہ کریمہ "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ" اور اس سے افضیلت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی **الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی** ۱۳۰۱ھ تالیف کیا اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر موکول، یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہلبیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم پر

[18] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۹

پر اقتصار ہوتا ہے، اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت و رضوان وبرکت امیر المومنین اس حیدر حق گو حق دان حق پرور کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی پر کہ اس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر بر سر منبر مسجد جامع ومشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطریق عدیدہ تامد دمدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف محکم ومفسر بے احتمال دگر حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالٰی عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومہ سید لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل وبہتر ہونا ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبہ شک وتردد نہ رہا مخالف مسئلہ کو مفتری بتایا اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرا، حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوی اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے:

قال الذهبی وقد تواتر ذلك عنه فی خلافته وكرسی مملكة وبين الجم الغفير من شيعته ثم بسط الاسانيد الصحيحة فی ذلك قال ويقال رواه عنه نيف وثمانون نفسا وعدد منهم جماعة ثم قال فقبح الله الرافضة ماجهلهم[19] انتهى	ذہبی نے کہا امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ان کے زمانہ خلافت میں جبکہ آپ کرسی اقتدار پر جلوہ گر تھے تواتر سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کے جم غفیر میں افضلیت شیخین کو بیان فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی سے زائد افراد نے اس بارے میں آپ سے روایت کی ہے۔ ذہبی نے ان میں سے کچھ کے نام گنوائے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالٰی رافضیوں کا برا کرے وہ کس قدر جاہل ہیں انتہی (ت)

یہاں تک کہ بعض منصفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی انہیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے مجھے یہ کیا گناہ تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔ صواعق میں ہے:

ما احسن ماسلكه بعض الشيعة المنصفين كعبد الرزاق فانه قال افضل الشيخين	کیا ہی اچھی راہ چلے ہیں بعض منصف شیعہ جیسے عبدالرزاق کہ اس نے کہا میں اس لئے شیخین کو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ پر فضیلت

[19] الصواعق المحرقة الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیة بیروت ص ۹۰ و ۹۱

بتفضیل علی ایاھما علی نفسہ والالما فضلتھما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ[20]۔	دیتا ہوں کہ حضرت علی نے انہیں فضیلت دی ہے ورنہ میں انہیں آپ پر فضیلت نہ دیتا میرے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ میں آپ سے محبت کروں پھر آپ کی مخالفت کروں (ت)

اب چند احادیث مرتضوی سُنیے:

حدیث اول ۱: صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجوہما سے مروی:

قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر[21]۔	میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیون میں بہتر کون ہے؟ فرمایا ابوبکر میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

حدیث دوم ۲: امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روای کہ فرماتے تھے۔

خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابوبکر وخیر الناس بعد ابوبکر عمر[22] رضی اللہ تعالٰی عنہما، ھذا حدیث ابن ماجۃ۔	بہترین مرد بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ہیں اور بہترین مرد بعد ابوبکر عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے۔ (ت)

حدیث سوم ۳: امام ابوالقاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل الطلحی کتاب السنۃ میں راوی:

اخبرنا ابوبکر بن مردویہ ثنا سلیمن بن احمد ثنا الحسن	(ہم کو خبر دی ابوبکر بن مردویہ نے، ہم کو حدیث بیان

[20] الصواعق المحرقۃ الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۳

[21] الصواعق المحرقہ الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب بیروت ص ۹۳

[22] صحیح البخاری مناقب اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مناقب ابی بکر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۱۸

بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابو سلمة العتکی عبداللہ بن عبدالرحمن عن سعید بن ابی عروبة عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انه بلغنی ان قسوما یفضلونی علی ابی بکر وعمر ولو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه فمن سمعته بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیه حد المفتری ثم قال ان خیر ھذا الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر، ثم اللہ اعلم بالخیر بعد، قال وفی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لوسمی الثالث لسمی عثمان [23]۔	کی سلیمان بن احمد نے، ہم کو حدیث بیان کی حسن بن منصور رمانی نے، کو کو حدیث بیان کی داؤد معاذ بن، ہم کو ابو سلمہ عتکی عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے، انہوں نے منصور بن معتمر سے، انہوں نے ابراہیم سے اور انہون نے حضرت علقمہ سے روایت کی) حضرت علقمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق وفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے حمد وثناءے الٰہی بجالائے، پھر فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل کہتے ہیں اس بارہ میں اگر مین نے پہلے سے حکم سنادیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے لازم ہیں۔ پھر فرمایا: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد کون سب سے بہتر ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی تشریف فرماتھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین (ت)

حدیث چہارم [۴]: امام دارقطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے

[23] ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء بحوالہ ابی القاسم فی کتاب السنۃ مسند علی بن ابی طالب سہیل اکیڈمی لاہور ۱/۶۸

راوی حضرت مولی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں:

لااجد احدا افضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلدته حد المفتری[24]۔	میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث پنجم ۵: سنن دار قطنی میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ مقرب بارگاہ تھے جناب امیر انہیں وہب الخیر فرمایا کرتے تھے، مروی:

انه کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدید افقال له علی بعد ان اخذ بیده وادخله بیته ما احزنك یا ابا جحیفة فذکرله الخیر فقال الا اخبرك بخیر هذه الامة خیرها ابوبکر ثم عمر قال ابو جحیفة فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی مابقیت[25]۔	یعنی ان کے خیال میں مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ تمام امت سے افضل تھے انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا حضرت مولی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی، فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے ابوبکر ہیں پھر عمر۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا بعد اس کے کہ خود حضرت مولی نے بالمشافہ مجھے ایسا فرمایا۔

حدیث ششم ۶: امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ابن ابی حازم سے راوی:

قال جاء رجل الی علی بن الحسین رضی الله تعالٰی عنهما فقال ماکان منزلة ابی بکر وعمر	یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت انور میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

[24] الصواعق المحرقة بحواله الدار قطنی. الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیة بیروت ص ۹۱

[25] الصواعق المحرقة بحواله الدار قطنی. الباب الثالث الفصل الاول دار الکتب العلمیة بیروت ص ۹۲

من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال منزلتہما الساعۃ وھما ضجیعاہ[26]	کی بارگاہ میں ابوبکر وعمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کررہے ہیں۔

حدیث ہفتم[۷]: دارقطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں:

اجمع بنو فاطمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول[27]۔	یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ علیہ وسلم ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو (ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو)

حدیث ہشتم[۸]: امام ابن عساکر وغیرہ وسالم بن ابی الجعد سے راوی:

قلت لمحمد بن الحنفیۃ ھل کان ابو بکر اول القوم اسلاما؟ قال لا، قلت فبم علا ابو بکر وسبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلھم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ[28]۔	یعنی میں نے امام محمد بن حنفیّہ سے عرض کی: کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا: نہ۔ میں نے کہا: پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے۔ فرمایا: یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

حدیث نہم[۹]: امام ابوالحسن دارقطنی جندب اسدی سے راوی کہ امام محمد بن عبداللہ محض ابن حسن مثنی بن حسن مجتبی بن علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ وجزیرہ نے حاضر ہوکر

---

[26] مسند احمد بن حنبل حدیث ذی الیدین رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۷۷

[27] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن محمد الباقر الباب الثانی دارالکتب العلمیہ بیروت ص۷۸

[28] الصواعق المحرقۃ بحوالہ ابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد الباب الثانی دارالکتب العلمیہ بیروت ۸۰

ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے مس سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا:

انظر والی اھل بلادك یسالونی عن ابی بکر و عمر لھما عندی افضل من علی[29]۔	اپنے شہر والوں کو دیکھ مجھ سے ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولا علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبٰی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہٰذا محض کہلوائے، اپنے زمانے میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین صلی اللہ علیہ تعالٰی علی ابیہم وعلیہم وبارک وسلم۔

حدیث وہم: امام حافظ عمر بن شبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین شہید صلوات اللہ تعالٰی وتسلیماتہ علی جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا:

انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر، ولم یستطیعوا ان یقولوا فیھما شیئًا وانطلقتم انتم فظفرتم ای وثبتم فوق ذلك فبرئتم منھما فمن بقی؟ فواللہ مابقی احد الابرئتم منه[30]۔	یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابو بکر و عمر سے کم تھے یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالٰی عنہم مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابو بکر و عمر سے تبری کی تواب کون رہ گیا خدا کی قسم! اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرانہ کہا ہو۔

والعیاذ باللہ رب العلمین اللہ اکبر (اور اللہ تعالٰی کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا، اللہ سب سے بڑا ہے۔ (ت) امام زید شہید رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی و وافی ہے، سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت

[29] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی الباب الثانی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۸۳

[30] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الحافظ عمر بن شبہ الباب الثانی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۹

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف سیدنا و مولانا میر عبدالواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالٰی سرہ السامی نے کتاب مستطاب سبع سنابل شریف تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی، حضرت مستفتی دامت برکاتہم کے جد امجد جد اور اس فقیر کے آقائے نعمت و مولائے اوحد حضرت اسد الواصلین محبوب العاشقین سیدنا و مولونا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب کاشف الاستار شریف کی ابتدا میں فرماتے ہیں:

باید دانست کہ در خاندان ماحضرت سند المحققین سید عبدالوحد بلگرامی بسیار صاحب کمال بر خاستہ اند قطب فلک ہدایت ومرکز دائرہ ولایت بود در علم صوری ومعنوی فائق واز مشارب اہل تحقیق ذائق صاحب تصنیف وتالیف ست ونسب ایں فقیر بچہار واسطہ بذات مبارک کش می پیوند[31]	جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین میر سید عبدالواحد بلگرامی بہت صاحب کمال شخصیت ہیں۔ وہ فلک ہدایت کے قطب، دائرہ ولایت کے مرکز، ظاہری و باطنی علم میں فوقیت رکھنے والے، اصل تحقیق کے گھاٹوں کو چکھنے والے صاحب تصنیف وتالیف ہیں۔ اس فقیر کا نسب چار واسطوں سے آپ تک پہنچتا ہے۔ (ت)

پھر بعد چند اجزاء کے فرماتے ہیں:

شہر تصانیف اوکتاب سنابل ست در سلوک و عقائد حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در ماثر الکلام فی نویسد وقتے در شہر رمضان المبارک سنۃ خمس و ثلثین ومائۃ والف مولف اوراق در دار الخلافہ شاہجہاں آباد خدمت شاہ کلیم چشتی قدس سرہ راہ زیارت کرد ذکر میر عبدالواحد قدس سرہ درمیان آمد شیخ مناقب وماثر میر تادیر بیان کرد فرمود شبے در	سلوک وعقائد میں آپ کی مشہور تصنیف کتاب سنابل ہے۔ حاجی حرمین سید غلام علی آزاد، اللہ انہیں سلامت رکھے، ماثر الکلام میں لکھتے ہیں جس وقت ۱۱۳۵ھ میں رمضان المبارک میں مؤلف اوراق نے دار الخلافہ شاہجہاں آباد میں شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کی، میر عبدالواحد کا ذکر درمیان کلام میں آگیا۔ حضرت شیخ نے کافی دیر تک میر صاحب کے فضائل و مناقب

[31] کاشف الاستار/ماثر الکرام از میر علی آزاد بلگرامی (لاہور ۱۹۷۱ء) ص ۲۵

مدینہ منورہ پہلو بر ستر خواب گزاشتم در واقعہ می بینم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معادر مجلس اقدس رسالت پناہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابہ کرام واولیائے امت حاضر اند دریںہا شخصے ست کہ حضرت باولت بہ تبسم شریں کردہ حرفہا میزند والتفات تمام دارند چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ ایں سید شخص کیست کہ حضرت، با او التفاف بایں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرام،وباعث مزید احترام اواینست کہ سنابل تصنیف او درجناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی کلامہ انتہی مقالہ الشریف بلفظہ المنیف قدس اللہ تعالیٰ سرہ اللطیف[32]۔	بیان کئے اور فرمایا کہ ایک رات میں مدینہ منورہ میں اپنے بستر پر لیٹا تو خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغت اللہ بروجی اکٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں حاضر ہیں، صحابہ کرام اور اولیاء امت کی ایک جماعت بھی حاضر ہے،آپ کی مجلس اقدس میں ایک شخص موجود ہے اور آپ اس کی طرف نظر کرم کرتے ہوئے مسکرا رہے ہیں اور اس سے باتیں کررہے ہیں اور اس کی طرف بھر پور توجہ فرما رہے۔جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغت اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہے جس کی طرف حضور علیہ الصلوۃ و السلام اس قدر توجہ فرماتے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کہ یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں اور ان کے اس قدر احترام کی وجہ یہ ہے کہ کتاب سنابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مقبول ہوئی ہے۔ان کا کلام ختم ہوا۔مقالہ شریف ان ہی کے بلند پایہ لفظوں میں ختم ہوا۔اللہ تعالیٰ ان کے سر لطیف کو مقدس بنائے۔(ت)

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں اولیائے کرام محدثین وفقہاء جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں:

وواجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء	اور اس پر اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام

[32] کاشف الاستار ص۴۱ ب اصح التواریخ از مولانا محمد میاں قادری مار ہروی خانقاہ بر کاتیہ مارہرہ ۱۳۴۷ء ۱/۱۶۸،ماثر الکلام از میر غلام علی آزاد بلگرامی لاہور ۱۹۷۱ء ص۲۹

ابو بکر صدیق ست وبعد از وے عمر فاروق ست وبعد از وے عثمان ذی النورین ست وبعد از وے علی مرتضٰے ست رضی اللہ لہ تعالٰی عنہم اجمعین[33]۔	انسانوں میں افضل ابوکبر صدیق،ان کے بعد عمر فاروق،ان کے بعد عثمان ذوالنورین،اور ان کے بعد حضرت علی المرتضی ہیں۔اللہ تعالٰی ان سب پر اضی ہو۔(ت)

پھر فرمایا:

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر ست بے نقصان وقصور[34]	ختنین (عثمان غنی وعلی مرتضی) کی فضیلت شیخین (صدیق و فاروق) سے کم ہے مگر اس میں کوئی نقص اور خامی نہیں (ت)

پھر فرمایا:

اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہمبرین عقیدہ واقع شدہ است[35]	صحابہ کرام،تابعین،تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر واقع ہوا ہے۔(ت)

پھر فرمایا:

مخدوم قاضی شہاب الدین در تیسیر الحکام بنوشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبر ے نرسد زیرا کہ امیر المومنین ابو بکر بحکم حدیث بعد پیغمبراں از ہمہ اولیا برترست واوبدرجہ ہیچ پیغمبرے نرسید وبعد او امیر المؤمنین عمر بن خطاب ست وبعد اوامیر المومنین عثمان بن عفان ست وبعد اوامیر المومنین علی بن ابی طالب ست رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین	مخدوم قاضی شہاب الدین نے تیسیر الحکام میں لکھا کوئی ولی کسی نبی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ حدیث کی رو سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی نبی کے مقام تک نہیں پہنچے۔ابوبکر صدیق کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب،ان کے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان اور ان کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب کا مقام ہے اللہ تعالٰی ان سب پر راضی ہو۔

[33] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۷

[34] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۰

[35] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۰

کسیکہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج ست وکسیکہ اور ابر امیر المومنین ابو بکر وعمر تفضیل کند او از روافض ست[36]	جو شخص امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ نہ مانے وہ خارجیوں سے ہے اور جو آپ کو ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے افضل جانے وہ رافضیوں میں سے ہے۔(ت)

پھر فرمایا:

ازینجا باید دانست کہ در جہاں نہ ہیچو مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پرے پیدا شد ونہ ہیچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت،اے عزیز ! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ بر وجہی کہ در کمالیت فضائل ختنین قصورے و نقصانے بخاطر تو رسد بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ افکار انسانیہ بسے بالاترست[37]	یہاں سے جاننا چاہیے کہ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیر اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسا مرید کائنات میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔اے عزیز ! اگر شیخین کی فضیلت کاملہ ختنین پر بہت زیادہ سمجھنی چاہیے مگر اس طور پر نہیں کہ تیرے دل میں ختنین کی فضیلت کاملہ کے قاصر وناقص ہونے کا خیال گزرے،بلکہ ان کے اور تمام صحابہ کے فضائل عقول بشریہ اور افکار انسانیہ سے بہت بلند ہیں۔

پھر فرمایا:

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد ومرتضی نیز دریں اجماع متفق وشریک بود مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اسے خان ومان مافدائے نام مرتضے باد کدام بدبخت ازل کہ محبت مرتضے در دلش نباشد وکدام راندہ درگاہ مولے کہ اہانت اور وادارد،مفضلہ گمان	جب انبیاء جیسی صفات کے حامل صحابہ کرام کا اجماع واقع ہو گیا کہ شیخین کریمین افضل ہیں۔اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی اس اجماع میں شامل اور متفق تھے۔ تو فرقہ تفضیلیہ نے خود اپنے اعتقاد میں غلطی کھائی ہے۔ میرا گھر بار حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نام پر فدا اور میرا جان ودل آپ کے قدموں پر قربان ہوں کون ازلی بدبخت ہے جس کے دل میں محبت مرتضے

[36] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ١٠
[37] سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ١٠

بردہ است کہ نتیجہ محبت مامرتضے تفضیل اوست بر شیخین، ونمیدانند کہ ثمرہ محبت موافقت ست با اونہ مخالفت کہ چوں مرتضے موافقت ست با اونہ مخالفت کہ چوں مرتضے فضل شیخین وذی النورین را بر خود روا داشت واقتداء بایشاں کرد و حکماے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرط محبت بااوآں باشد کہ درراہ وروش باموافق باشد نہ مخالف"[38]	نہیں ہے اور کون ہے بارگاہ خداوندی کا دھتکارا ہوا جو توہین مرتضی کو روار کھتا ہے۔ مفضلہ (فرقہ تفضیلیہ) نے گمان کیا ہے کہ محبت مرتضی کا تقاضا آپ کو شیخین پر فضیلت دینا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ آپ کی محبت کا ثمرہ آپ کے ساتھ موافقت ہے نہ کہ مخالفت۔ جب حضرت مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شیخین اور ذوالنورین کو اپنے آپ سے افضل قرار دیا، ان کی اقتداء کی اور ان کے عہد خلافت کے احکام کو تسلیم کیا تو ان کی محبت کی شرط یہ ہے کہ ان کی راہ روش کے ساتھ موافقت کی جائے نہ کہ مخالفت۔ (ت)

حضرت میر قدس سرہ ال منیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے **من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ** (جو زیادہ تفصیل چاہتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرے، ت) یہ عقیدہ ہے اہل سنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا۔ **واللہ تعالٰی اعلم** (اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ت)

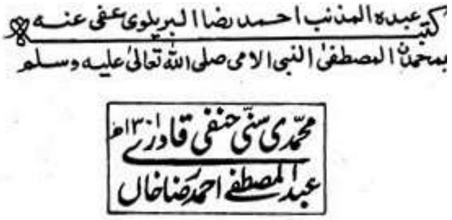

رسالہ "**غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق**" ختم ہوا

---

38 سبع سنابل سنبلہ اول در عقائد ومذاہب مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۷